سوال

اس کے باوجود کے اس نے مجھے تعلیم سے نہیں روکا لیکن اللہ کا احسان ہے کہ میں گھر بیٹھ کر ترجمہ کرکے الحمدللہ اچھی خاصی رقم کمالیتی ہوں، میرا سوال اس مال کے بارہ میں ہی ہے، کیامیرے خاوند کواس مال میں تصرف کرنے کا حق حاصل ہے، یہ نہیں کہ وہ میرا مال مجھ سے لے لیتا ہے لیکن اگر کبھی میں گھر کےلیے کچھ اشیاء خریدنا چاہوں تووہ اس سے بھی انکار کرکے کہتا ہے وہ خودساری اشیاء اپنی رقم سے خریدے گا، چاہے میں اپنےلیے بھی خریدنا چاہوں تو نہیں خریدنے دیتا بلکہ کہتا ہے کہ بہتر ہے میں اپنا مال ضائع نہ کروں مجھے معلوم نہیں ہورہا کہ میں اپنے ان پسوں کا کیا کروں کیونکہ گھر کے کرایہ میں بھی تعاون نہیں کرنے دیتا، یہ صحیح ہے کہ گھر کے اخراجات اوراشیاء کی خریداری خاوند کے ذمہ ہے لیکن اس میں کیا مانع ہے کہ بیوی بعض اوقات اپنی رقم سے خاوند کا تعاون کردے اگر بیوی مالدار ہے تواس میں کوئی مانع نہیں ہونا چاہیے، میں چاہتی ہوں کہ خاوند کا کچھ بوجھ ہلکا ہو، لیکن وہ نہیں مانتا، کیا میں خاوند کے علم کے بغیر کچھ کرسکتی ہوں لیکن اس سے قبل میں اس سلسلہ میں شرعی حکم جاننا چاہتی ہوں کہ آیا ایسا کرنا جائزہے یا نہیں کہ جوکچھ وہ بچا کررکھتا ہے کیا میں اس کے علم کے بغیر کچھ پیسے اس میں رکھ سکتی ہوں، اورمیں اسے صدقہ خیال کرکے رکھ دیا کروں یا کہ مجھے خاوند کو ضرور بتانا ہوگا؟

جواب

الحمدللہ

ہماری سائلہ بہن اللہ تعالی آپ کے اس خاوند کواوربرکت سے نوازے، آپ کا خاوند بااخلاق اورعلی مروت ہے، اس طرح کے لوگ بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جواپنی بیویوں کے خاص مال سے بھی بچتے ہوں اوراسےاپنےلیے خرچ کرنے کوبوجھ سمجھتے ہوں، اوراس سے اجتناب کرنے پراصرار کرتے ہوں اورہاتھ تک نہ لگائيں،تاکہ وہ اپنی بیوي کے حقوق کو سلب نہ کریں، اورشبہ وشک میں نہ پڑیں، یہی وہ حسن سلوک اورحسن معاشرت ہے جس کا اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

اوران عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے سے پیش آیا کرو النساء (19).

اور حکیم بن معاویہ القشیری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بیویوں کے ہم پرکی حقوق ہیں ؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، اورجب تم لباس پہنو تو بیوی کو بھی پہناؤ، اورچہرے پرمت مار، اور بیوی کو بدصورت اوربدشکل وقبیح مت کہو، اورگھر کے علاوہ اس سے بائیکاٹ مت کرو"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2142).

ولا تقبح : کا معنی یہ ہے کہ تم یہ مت کہو کہ اللہ تجھے قبیح بنائے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یعنی تم بیوی کو چھوڑ کر اپنے لیے لباس خاص مت کرو کہ اپنے لیے تو لباس خریدتے رہو اور بیوی کو لے کر ہی نہ دو، اور خود کھاتے پیتے رہو اور بیوی کو کچھ کھلاؤ ہی نہ بلکہ وہ تمہاری شریک حیات ہے، اس پر خرچ کرنا بالکل اسی طرح واجب ہے جس طرح تم اپنے آپ پر خرچ کرتے ہو" انتہی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (131/3).

چنانچہ آپ کا خاوند آپ کے اخراجات اور نان و نفقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اتباع کر رہا ہے، بلکہ آپ کی مخصوص اشیاء زیبائش کی خریداری میں آپ کے ساتھ احسان پر احسان کر رہا ہے جو اس کی جانب سے زیادہ چیز ہے اور اس سلسلہ میں آپ کے مال سے کسی بھی قسم کا تعاون نہیں لیا چاہتا، اللہ تعالی اسے اور برکت سے نوازے

اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ دیں، اور آپ اپنے خاوند کا مالی تعاون کرنے سے پیچھے مت ہٹیں اور اکتائیں مت، بلکہ کسی نہ کسی طریقہ سے خاوند کا مالی تعاون ضرور کریں، چاہے اس کے کاؤنٹ اور حساب میں اس کے علم کے بغیر مال جمع کر دیں

یا پھر اپنے خاوند کے علم کے بغیر اس کی ضروریات یا گھریلو ضروریات کی اشیاء خرید لیں، یا پھر اپنے خاوند کے لیے کوئی قیمتی ہدیہ اور تحفہ خرید کر اسے دیں، خاص کر اس کی اہم اشیاء، یا پھر آپ مال جمع کر کے رکھیں جو اس کی ضرورت کے وقت کام آئے

پھر حتی الامکان خاوند کی معاونت کرنے اور مشترکہ اکاؤنٹ میں رقم جمع کرانے کے بعد بھی آپ کے پاس مال بچ جائے، اور صدقہ و خیرات کے بعد آپ جو رقم بچے اسے اپنے خاص اکاؤنٹ میں رکھ سکتی ہیں ہو سکتا ہے کبھی اس کی آپ دونوں کو ضرورت پڑ جائے، یا آپ کی اولاد کے کام آئے

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

161237